ارشاد اللہ کمال

"مرزا قادیانی کا دوسرا جنم"

چند روز قبل توہین قرآن و سنت کے جرم میں انسداد دہشت گردی کے میرپور کے خصوصی جج عبدالغفور نے گوہر شاہی کو تین بار عمر قید اور جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ گوہر شاہی مفرور ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے ۲ مئی ۱۹۹۹ء کو ٹنڈو آدم پولیس سٹیشن میں اس کے خلاف توہین رسالت و توہین قرآن کا مقدمہ درج کروایا تھا، جو اب عدالت میں بھی ثابت ہو چکا ہے، مگر یہ اس سلسلے کا ایک ظاہری نقشہ ہے۔ لیکن فی الواقعہ یہ ایک تہہ در تہہ سازش ہے۔

فرزندان اسلام، اس وقت سازشوں کی زد میں ہیں، گرد در گرد اور پیچ در پیچ سازشیں۔ دین فطرت کے خلاف سازشوں کا سلسلہ صدیوں پر پھیلا ہوا ہے اس کے کئی روپ اور بہروپ ہیں۔ بالخصوص گزشتہ اڑھائی سو سال کے دوران تاج برطانیہ نے اپنی بساط سیاست پر ہمہ رنگ کئی مہرے سجائے۔ ان میں فتنۂ انکار ختم نبوت اور فتویٰ تنسیخ جہاد قابل ذکر ہیں۔ ایران میں بہائی اور ہندوستان میں قادیانی تحریک اسی کتاب کا ایک باب ہے۔ انگریزی اقتدار کے زیر سایہ ہر اسلامی ملک میں کسی نے کسی سیاسی ضرورت کے تحت کوئی نہ کوئی جال پھیلایا اور بچھایا گیا تھا۔ ان میں کئی خوش رنگ اور بظاہر نیک نام تحریکیں بھی شامل ہیں۔ یہ فہرست خاصی طویل ہے اور ناقابل بیان بھی۔ تصوف دشمنی اور تصوف دوستی کے پردے میں روا رکھی جانے والی سازشوں کی ایک علیحدہ کہانی ہے۔ جہالت پیشہ متصوفین، وقتاً فوقتاً دعویٰ مہدویت کی طرف بھی راجع ہوتے رہے ہیں اس لئے کہ وہ سادہ لوح اور کم علم عقیدت مندوں کی وفاؤں کا مرکزِ محور ٹھہرنا نیز دین کی چادر میں دنیا چھپانا چاہتے ہیں۔

باطل قوتوں نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف باقاعدہ منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ تاریخی، جغرافیائی، نسلی، سیاسی، معاشی، تہذیبی اور معاشرتی طور پر تباہ کرنے کے علاوہ فکری و نظری لحاظ سے بھی بانجھ رکھنے کی منصوبہ بندی۔ آخرالذکر منصوبے کی ایک تازہ کڑی ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ پرانے انداز میں بالکل نیا فتنہ! صوفیانہ لباس میں جہالت کا برملا فروغ۔ ابتداء میں مسیلمۂ پنجاب، مرزا غلام احمد قادیانی کا انداز بھی ہو بہو یہی تھا۔ گویا کہ گوہر شاہی اپنے پیش منظر کی نسبت سے شعوری ولاشعوری طور پر اس کا ہی جانشین ہے۔

وقفہ وقفہ سے اس کے گمراہ کن اور سنسنی خیز بیانات شائع ہوتے رہتے ہیں جس کے باعث سنجیدہ دینی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں این این آئی کی رپورٹ کے مطابق گوہر شاہی نے صحافیوں کو بتایا کہ میری حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر بالمشافہ ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں۔ بے شمار ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو پڑھاتے ہیں، میں وہی کہتا ہوں الف سے اللہ لام سے لاالہ۔ گوہر شاہی نے رنگین اسٹکرز کے بارے میں کہا کہ یہ مجھے ہندوؤں نے ہدیہ بھیجا ہے، کیونکہ وہ ہمیں اوتار سمجھتے ہیں۔

مزید براں یہ کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والے مونو کی جگہ اگر کسی نے اسٹکر میں گوہر شاہی لکھ دیا ہے تو کوئی گناہ نہیں کیا یہ بھی کہا کہ میں نہیں کہتا، لیکن میرے ماننے والے مجھے امام مہدی کہتے ہیں۔

گوہر شاہی کا یہ انٹرویو محض ایک نمونہ ہے، ورنہ اس کا لٹریچر گمراہی و بدعقیدگی کا ایک قابل نفرت مجموعہ ہے۔ گوہر شاہی صاحب نے "انجمن سرفروشان اسلام" کے نام سے ایک تنظیم بھی بنا رکھی ہے اور خود ہی اس کے سرپرست اعلیٰ ہوتے ہیں۔ ان کے زیر سرپرستی حیدرآباد، سندھ سے پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" بھی شائع ہوتا ہے۔ اس پرچہ کا متن اور سرخیاں کسی گھری سازش کا پتہ دیتی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اب تو اس کے مکروہ خیالات، باطل نظریات اور پاجیانہ واحمقانہ بیانات کو انٹرنیٹ اور الیکٹرانک میڈیا، اسے بڑے منظم اور خطرناک طریقے سے آہستہ آہستہ آگے بڑھانے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔

"صدائے سرفروش" میں ریاض احمد گوہر شاہی کے بارے میں سیدی و مرشدی امام زمانہ مسیحائے عالم اور مردہ دلوں کے مسیحا کے الفاظ تو جا بجا لکھے ہوئے ہیں۔ ایک اشتہار کی عبارت میں ہے کہ ہم ان کو مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ جن کی شبیہ مبارک چاند، سورج کے بعد اب حجرا سود کی زینت بن چکی ہے مونو گرام کے ساتھ دوسری جگہ اسی انداز میں لکھا گیا ہے کہ عالم انسانیت کو امام مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی آمد مبارک ہو۔ مزید بر آں یہ کہ ایک اور جگہ سے "امت مسلمہ کا آخری قائد" تک کہہ دیا گیا ہے۔ گوہر شاہی حلقے کی طرف سے باقاعدہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان کی شباہت چاند پر دکھائی دے رہی ہے اور یہ کہ ان کا عکس خانہ کعبہ کے کونے میں حجرا سود پر واضح دکھائی دیتا ہے۔ قبل ازیں موصوف نے یہ انکشاف بھی فرمایا تھا کہ ان کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے باضابطہ ملاقات ہو چکی ہے۔ اس بارے میں ان کا مندرجہ ذیل بیان مشتہر ہوا:

"اس سال امریکہ کے دورے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہم سے ظاہر میں ملاقات فرمائی ہے اس ملاقات میں رازو نیاز کی باتیں ہوئیں، انہیں ابھی بتانے کا حکم نہیں ہے۔ یہ ملاقات 19 مئی 1997ء کو میکسیکو کے شہر طاؤس کے ایک مقامی ہوٹل میں رات کے وقت ہوئی۔"

مرحلہ اول میں یہ صاحب، مرزا قادیانی کی طرح کھل کر کوئی بات نہیں کہتے تھے جب بھی پوچھا گیا تو گول مول انداز میں انکار ہی کیا، مگر اب معاملہ مکمل طور پر صاف ہو گیا ہے کہ حضرت نے واضح الفاظ میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ داغ دیا۔ مذکور کے عقیدت مندوں کی جماعت نے جو لندن میں "ریاض احمد گوہر شاہی انٹرنیشنل تنظیم" کے نام سے کام کر رہی ہے، کچھ عرصہ قبل یہ اعلان کیا تھا کہ امام صاحب کی ہدایت پر ان کے پیروکار اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ انہوں نے گوہر شاہی کی پشت پر مہدیت کی مہر کا خود مشاہدہ کیا ہے اور وہ امام مہدی ہیں۔ بنا، بریں ان کی تنظیم نے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے یہ مضحکہ خیز دعویٰ بھی داغ دیا کہ حجرا سود پر ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ نظر آتی تھی، جس پر سعودی حکومت نے رنگ پھیر دیا ہے اس لئے گزشتہ سال جس نے بھی حج کیا وہ حجرا کو بلاواسطہ بوسہ نہیں دے سکا اور اس وجہ سے گزشتہ سال کسی کا بھی حج قبول نہیں ہوا۔

گوہر شاہی کے بارے میں یہ بات کئی لحاظ سے لائق توجہ ہے کہ حکومت برطانیہ نے لندن میں اس کے دورہ کے موقع پر حضرت کو باقاعدہ سیکورٹی مہیا کی اور اسے دنیا کی ایک اہم اور تاریخ ساز شخصیت تسلیم کیا نیز میڈیا میں خوب خوب کوریج دی گئی۔ خفیہ گوشے بے نقاب ہوتے اور اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کی ایک اور بین الاقوامی سازش کا پتا دیتے ہیں۔

گوہر شاہی ایک مدت سے اپنے "کھیل" کے لئے ماحول سازگار بنانے کے چکر میں لگے ہوئے تھے ابتداً دعویٰ کیا گیا "اب مہدی علیہ السلام آئیں گے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام ان سے بیعت ہوں گے اور ان کو اللہ کا ذکر مل جائے گا" اس کے ساتھ ہی ایک عجیب و غریب دعویٰ مشتہر کیا گیا۔ "چونکہ چاند پر سحر (جادو) نہیں چل سکتا، اس لئے امام مہدی کی شبیہہ چاند اور سورج پر دیکھی جائے گی اس سے اگلے سال مزید کہا گیا کہ لوگ اگر ہمیں امام مہدی کہتے ہیں تو یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے، وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں۔ ہم انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا، ان کے لئے بہتر ہوگا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ان کے جوہر مزید کھلے اور یہ مضمون نئے ڈھنگ میں باندھا "حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں اور پاکستان کی ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں۔"

ریاض احمد گوہر شاہی انٹر نیشنل کی ایک ویب سائٹ صوفی انسٹی ٹیوٹ امریکہ کے نام سے موسوم ہے اس پر گوہر شاہی کے باطل افکار و مذموم نظریات کا بڑی شدت کے ساتھ پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ وہ اسے "محبت کا پیغمبر" قرار دیتے ہیں۔ مذکورہ ویب سائٹ پر گوہر شاہی کے لئے خدمات سر انجام دینے والے بھرپور انداز میں یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ شخص اپنے پاس آنے والے ہر شخص کے دل کا حال جانتا ہے۔ بے سکونی کی کیفیت سے دوچار اور زندگی سے بے راز نسل نو کے لئے فکری سطح پر یہ ایک انتہائی خطرناک ہتھیار ہے جو مکمل طور سے دشمنان اسلام کے ہاتھ میں ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ گوہر شاہی کی انجمن کا مزاج ملت مرزائیہ کی مناسبت سے متشکل ہوتا ہے۔ قادیان کے خانہ ساز نبی کے بھی ابتدا میں یہی اطوار ہوا کرتے تھے۔ فرقہ و فتنہ گوہر شاہیہ قادیانیوں کی ہی ایک جدید شاخ ہے۔ حضرت ایک جگہ بقلم خود تحریر فرما چکے ہیں کہ ایک وقت میں ان پر مرزائیت کا اثر اور غلبہ ہو گیا تھا۔

گوہر شاہی کی تحریر و تقریر کا لفظ لفظ مبنی بر جہالت، سطر سطر اذیت ناک اور ایک ایک صفحہ زہر میں بجھا ہوا ہے گویا کہ یہ توہین رسول اور توہین قرآن کا ایک ناپاک دفتر ہے۔ بدبخت مذکور نے ایک جگہ بڑی ڈھٹائی اور بے حیائی سے کہا کہ قرآن کے تیس پارے نہیں بلکہ دس پارے اور بھی ہیں بقول اس کے "تم (تیس پاروں پر ایمان رکھنے والے) شریعت محمدی سے واقف ہو اور دس پارے شریعت احمدی سکھاتے ہیں۔" اہل اسلام پر فرض ہے کہ بروقت اس فتنہ کے تدارک کی تدابیر اختیار کریں۔ علماء کرام پر دہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مگر صد حیف کہ اس افسانے میں دو چار ایسے پردہ نشینوں کے نام بھی آتے ہیں کہ جو بزعم خود علامۃ الدھر اور خطیب العصر ہیں۔ شاید چند کوڑیوں کے عوض انہوں نے اپنے جبہ و دستار کی حرمت کو بھی بیچ کھایا ہے۔